اتباع رسول ﷺ کی ضرورت

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

''اللہ تعالیٰ کے رسول جو حکم بھی تمھارے پاس لے کر آئیں تو تم اس کو لے لو اور قبول کرو اور جس چیز سے وہ تم کو منع فرمائیں تو تم اس سے باز آجاؤ اور رک جاؤ''۔ (سورۃ الحشر: ۲۸)

آپ اگر آج کے مسلم معاشرے پر نظر ڈالیں گے تو یہ معلوم ہوگا کہ مسلمانوں کی غالب اکثریت اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی خلاف ورزی کر رہی ہے، وہ یہود و نصاریٰ اور دوسری غیر مسلم اقوام کی پیروی میں اس قدر پیش پیش ہے کہ سوائے چند ظاہری رسموں کے ان میں غیروں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا، ہر جگہ مسلمان اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ نام مسلمانوں جیسا رکھ لیا جائے، ولادت و وفات کا طریقہ مسلمانوں کی طرح اختیار کر لیا جائے، پیدائش کے وقت بچے کے دائیں کان میں اذان، بائیں کان میں تکبیر پڑھ دی جائے، ختنہ کرادی جائے اور موت کے وقت غسل دے کر کفن پہنا کر نماز ادا کر کے دفن کر دیا جائے اور نکاح پڑھوا کر رشتہ ازدواج قائم کر دیا جائے، بس! مسلمان ہونے کے لیے اتنا کافی ہے۔

اسلام چند عبادات کا نام نہیں ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے:

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نماز، روزہ، حج، زکوۃ کی ادائیگی کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور اسلام کے دیگر ارکان بجالاتے ہیں، اگرچہ ان میں کافی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو صرف عیدین یا جمعہ کا اہتمام کرتے ہیں مگر روزانہ پانچ وقت کی نماز نہیں پڑھتے اور ایسے بھی ہیں کہ نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں لیکن زکوۃ اور حج کو ضروری نہیں سمجھتے حالانکہ ان کے پاس اتنا مال ہوتا ہے کہ وہ زکوۃ دیں اور حج کریں، بہت سے روزہ سے جان چراتے ہیں اور روزہ نہیں رکھتے، نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کا پورے طور سے یا ناقص طریقہ پر خیال رکھنے والوں نے بس اسلام کے لیے

اسی کو کافی سمجھ لیا ہے، انہیں کبھی خیال نہیں آتا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، عقائد اور عبادات کی طرح انتہائی ضروری ہے کہ رہن سہن کے طور طریقے بھی اسلامی ہونے چاہئیں، معاملات اور کاروبار کی ہر ہر شکل کو اسلامی سانچے میں ڈھالنا ضروری ہے، اخلاق کی تربیت بھی اسلامی تعلیمات کے مطابق لازمی ہے۔

تعلیمات نبوی ترک کرنے کا وبال:

آج ہمارا بود و باش کا طریقہ قطعاً غیر اسلامی ہوگیا ہے، لباس میں یہود و نصاریٰ کی نقل ہو رہی ہے سر سے پاؤں تک ایک مسلمان ایسے لباس میں ملبوس نظر آتا ہے جو کفار و فساق کا شعار ہے، عورتوں میں عریانی اور بے حیائی کے مظاہر اس قدر عام ہیں کہ ایک شریف باحیا انسان کی نظریں شرم و غیرت سے جھک جاتی ہیں، گھروں میں مورتیوں اور تصویروں کی بھرمار ہے، گانے بجانے کا شغل عام ہوگیا ہے، یہ حیا سوز حرکتیں آج فیشن کا جزو لاینفک بنی ہوئی ہیں، کاروبار میں جھوٹ، فریب اور دھوکہ، لوٹ مار روزمرہ کا دستور بنے ہوئے ہیں، سودا اور جوئے کو برائی اور گناہ ہی نہیں سمجھا جاتا، حلال کی نہیں حرام کی حرص زیادہ سے زیادہ ہوتی جاری ہے، بغض و حسد، ریاکاری اور منافقت کا چلن اتنا ہے کہ کوئی بھی پاک نظر نہیں آتا، یہ سب اس لیے ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور ان کی تعلیمات کی پیروی چھوڑ دی ہے، حالانکہ جس خسارے اور نقصان سے آج ہماری قوم دوچار ہے اگر اسی کا صحیح صحیح جائزہ لے کر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ احکام اسلام سے روگردانی ہی ہماری بیمار قوم کا اصل مرض ہے اور اس کا علاج صرف دامن رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے وابستگی ہے اور کچھ نہیں۔

انسانیت کا بھلا:

دنیا نے آپ کے دامن سے وابستہ رہ کر کامیاب زندگی کا تجربہ کیا ہے، آج کے جدید دور کے تقاضوں کے پیش نظر بھی کامیابی حاصل کرنے کے لیے اسی دامن سے وابستگی شرط اول ہے، یہ فریب اور دھوکہ ہے کہ آج کے تقاضے اور ہیں اور آج چودہ سو سال پہلے کی تعلیمات کارگر اور مفید نہیں ہیں، صداقت، خلوص اور اللہ تعالیٰ کی اسی رسی کو مضبوط پکڑنے اور اسلامی حکام کی پیروی کرنے کی قیمت اور اہمیت لازوال ہے، سکّے وقت گزرنے کے ساتھ پرانے نہیں ہوتے بلکہ ان کی عظمت کو اور چار چاند لگتے ہیں، زمانہ آج بھی پکار پکار کر ان کی عبقریت کی گواہی دے رہا ہے، پوری دنیا آج انسانوں کے نامعقول اور نامکمل دساتیر کی زبوں حالی کی پکار پکار کر شہادت دے رہی ہے اور زبان حال سے اللہ تعالیٰ کے قانون و دستور کی عظمت و اہمیت کی تائید کر رہی ہے۔

کاش! مسلمان اس متاع گم گشتہ کو پھر از سر نو سنبھال لیں اور تعلیمات پیغمبر پر عمل پیرا ہو جائیں تو اس میں ان کا بھی بھلا ہے اور پوری انسانیت کا بھی بھلا ہے۔ ☆☆☆